دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 25537 — نام: السید محمد جمشید — مطلوب: معجل

تاریخ 3/2/2016 — پتہ: انڈیا

رابطہ نمبر — موضوع: جائز ناجائز

ای میل — کاتب

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان دیں شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مدرسے میں بچے مقررہ وقت پر نھیں آتے توان سے تاخیر سے آنے کی وجہ سے مدرسے کے ذمہ دار لیٹ فیس بطور جرمانہ اصول کرتے ہیں یہ کھاں تک درست ہے اور کبھي جرمانہ کے نام پر اصول کرنے کے بجائے خوراکي کے نام پر اصول کرتے ہیں جبکہ جن طلبہ سے فیس اصول کیا جاتا ہے ان میں مستحق اور غیر مستحق دونوں طرح کے طلبا ہوتے ہیں، کیا اس طرح مدرسے میں تاخیر سے آنے کي بنیاد پر کبھي جرمانہ اور کبھي خوراکي کے نام پر روپے لینا درست ہے. نیز یہ بھي بتادیں اگر کسي نے اصول کرلیا ہو تو اس کا مصرف کیا ہو گا؟ براہ کرم دونوں صورتوں کا مفصل ومدلل جواب دیکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں. المستفتي السید محمد جمشید الندوي چمپارن

الجواب حامدًا ومصلیًا

مالی جرمانہ لینا جائز نہیں خصوصًا نابالغ بچوں سے اسکا وصول کرنا اور بھی براہے حدیث شریف میں ہے" لایحل لأحد أن یأخذ مال أخیہ لاعبًا ولا جادًا" یعنی کسی کیلئے اپنے بھائی کا مال لینا حلال نہیں چاہیے وہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو اس لیئے لیٹ فیس یا خوراکی کے نام سے بچوں سے جرمانہ وصول کرنے سے احتراز لازم ہے تاہم اگر بچوں سے جرمانہ فقط تنبیہ کیلئے لیا جاتا ہو اور پھر متنبہ ہوجانے پر ماہانہ یا سالانہ (فیس) وغیرہ میں شمار کرکے واپسی کا بھی اہتمام ہو تو ایسا کرنے کی گنجائش ہے۔

فی الشامیة: (قوله لابأخذ المال فی المذهب) وأفاد فی البزازية أن معنى التعزير بأخذ المال على القول به إمساك شیئ من ماله عنه مرةً لینزجر ثم یعید الحاکم الیه لا أن یأخذه الحاکم لنفسه (الی قوله) والحاصل أن المذهب عدم التعزير بأخذ المال (۴/ ۶۱) والله اعلم

محمد سہیل البازی عفی عنه
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی
۲۹ جمادی الاولی ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان معاذ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳۰/ ۵/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف دوست جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳۰ جمادی الاولی ۱۴۳۷ھ

12/3/16